(08) مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، فضلاء حقانیہ کے علمی، ادبی، تحریری، تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔ علم و ادب، تحریر اور تصنیف و تالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف، خدمات اور تصنیفات و تالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس : مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، رکن القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ ------- (ادارہ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ

(نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے نائب مہتمم و نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، بظاہر کمزور اور دبلے پتلے دکھائی دیتے ہیں لیکن چستی اور پھرتی آپ کی رگ رگ میں خون کی طرح رواں دواں ہے۔ تلامذہ میں آپ کو مقبولیت ہی نہیں بلکہ محبوبیت بھی حاصل ہے دراصل اس محبوبیت کا سرچشمہ ان کا غیر معمولی اخلاص اور نفع رسانی میں فنائیت ہے اور قاعدہ ہے کہ مخلص ہمیشہ محبوب ہوتا ہے

وہ ادائے دلبری ہو، کہ نوائے عاشقانہ جو دلوں کو فتح کرلے، وہی فاتح زمانہ

ولادت باسعادت :

آپ ۱۸ ستمبر ۱۹۴۲ء کو محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ کے گھر اکوڑہ خٹک میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم :

آپ نے ابتدائی تعلیم حضرت مولانا عبدالحق ؒ کی قائم کردہ عصری درسگاہ انجمن تعلیم القرآن پرائمری سکول میں حاصل کی۔ عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے حافظ مظفر الدین ؒ سے قرآن پاک بھی حفظ کیا اور ۱۹۵۵ء میں اکوڑہ خٹک کے گورنمنٹ ہائی سکول سے مڈل، جبکہ ۱۹۵۷ء میں یہیں سے میٹرک پاس کیا۔ میٹرک سے فراغت کے بعد دارالعلوم حقانیہ میں درس نظامی میں داخل ہوئے۔ ۱۳۷۷ھ بمطابق ۱۹۶۷ء کو سند فراغت حاصل کی۔ ۱۹۶۵ء میں

آپ نے شرف اولیٰ میں جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے شہادۃ العالیہ کی سند حاصل کی۔ اوراس کے علاوہ جون ۱۹۶۸ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کا امتحان پاس کیا۔

تدریس کا آغاز :

فراغت کے متصل بعد اپنے عظیم والد کے قائم کردہ گلستانِ علوم نبویہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں تدریس کا آغاز اپنے والد گرامی کے زیرنگرانی کیا، جو بحمد للہ آج تک جاری وساری ہے۔ استاذِمحترم کا سبق ''سنجیدگی'' کے طویل، خشک اور صبر آزما مفہوم سے نا آشنا ہوتا ہے، وہ تفریحی جملوں سے ہمیشہ حلقہ درس کو کشت زعفران بنائے رکھتے ہیں۔ آپ کا دلچسپ اندازِ گفتگو، پرلطف نکتہ سنجی، زیردرس مسئلے پر مرتب اور فصاحت وبلاغت آمیز تقریر، تعلیم وتربیت اور اخلاق وآداب کے حوالے سے بلیغ اشارے اس پر مستزاد ہوتے ہیں۔ ان سب وجوہات کی بنا پر طلباء از اول تا آخر سراپا شوق وذوق بن کر آپ کا درس سنتے ہیں۔ طالب علم جب درسگاہ سے نکلتا ہے تو اس کی طبیعت میں بشاشت ہوتی ہے، اس کا دل مسرور ہوتا ہے اور اس کا حافظہ وہ سب کچھ محفوظ کر چکا ہوتا ہے جو کچھ مولانا مدظلہٗ نے پڑھایا ہوتا ہے۔

۱۹۶۸ء سے اب تک آپ نے درسِ نظامی میں شامل تمام علوم وفنون کو پڑھایا ہے۔ اس وقت آپ کے زیردرس مشکوٰۃ شریف، ابوداؤد شریف اور ابن ماجہ شریف ہیں۔

تصنیف وتالیف :

مولانا مدظلہٗ نے اگرچہ ازخود کوئی کتاب نہیں لکھی ہے لیکن آپ کے افادات سے آپ کے تلامذہ نے بہت ساری کتابوں کی تقاریر قلمبند کی ہیں۔ جن میں بعض درج ذیل ہیں :

(۱) شرح شمائل ترمذی : شمائل ترمذی آپ نے مسلسل کئی سال پڑھایا ہے جو آپ کے درسی افادات کا مجموعہ ہے سہل ودلنشین تشریح، سلیس انداز بیان، اکابر علماءِ دیوبند بالخصوص محدثِ کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی طرز پر تفصیلی اور درسی شرح۔

(۲) تقریر ابوداؤد : سنن ابوداؤد کی اہمیت علم حدیث کے طلباء پر مخفی نہیں، حضرت الاستاد مولانا انوارالحق مدظلہٗ کئی سالوں سے پڑھارہے ہیں، اجلاء علماء وفضلاء نے آپ سے ابوداؤد شریف پڑھی اور ابوداؤد کی تقریر کو بھی محفوظ کیا ہے۔ بذل المجہود اور عون المعبود جیسی شروح کا نچوڑ بیان فرماتے ہیں۔ اگر یہ شرح چھپ جائے تو علماء وطلباء کو بہت فائدہ ہوگا اور انہیں دیگر شروحات سے مستغنی کردے گی۔

(۳) انوارِ حق : انوار حق آپ مدظلہٗ کے خطبات کا مجموعہ ہے مولانا وعظ وتقریر اور تدریس کے دوران اپنے مخاطب کے دل ودماغ کو اپنے خلوص، حقیقت بیانی اور چشم کشا معانی ومضامین کے ذریعے اسیر کرلیتے ہیں۔ وہ تاثیر آفرینی کے